سوال

بعض ولی لڑکی کواپنے کفو شخص سے شادی نہیں کرنے دیتے اس کا حکم کیا ہے اورلڑکیوں کا اس بارہ میں کیا موقف ہے ؟

جواب

الحمد للہ

یہ سوال فضیلۃ الشیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کے سامنے پیش کیا گیا توان کا جواب تھا :

یہ مسئلہ بہت ہی عظیم ہے اوربہت بڑی مشکل ہے ، اللہ تعالی بچائے بعض مرد تواللہ تعالی کی خیانت کرتے ہیں اوراپنی امانتوں کی بھی خیانت کرتے اوراپنی لڑکیوں پر ظلم کرتے ہیں ، ولی کے ذمہ واجب تویہ ہے کہ وہ اللہ تعالی اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کوراضی کرنے والے اعمال کرے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا تو فرمان ہے :

اوراپنے میں سے بے نکاح عورتوں کی شادی کردو

اوراپنے نیک اورصالح غلاموں اورلونڈیوں کی بھی شادی کردو ۔

یعنی تمہارے جوغلام اورلونڈیاں نیک وصالح ہیں ان کی بھی شادیاں کردو ۔

اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جب تمہارے پاس ایسا شخص آئے جس کا دین اوراخلاق تمہیں پسند ہو تواس سے (اپنی بیٹی) کی شادی کردو اگر ایسا نہیں کروگے توزمین میں بہت وسیع وعریض فتنہ کھڑا ہوجائے گا) ۔

لیکن کاش ہم اس حدتک نہ پہنچیں کہ جس میں لڑکی اس بات کی جرات کرے کہ جب اس کا والد اسے ایسے شخص سے شادی نہ کرنے دے جودینی اوراخلاقی لحاظ سے اس کا کفو ہو تووہ لڑکی قاضی سے جاشکایت کرے ، اورقاضی اس کے والد سے کہے کہ اس کی شادی اس شخص سے کردو وگرنہ میں کرتا ہوں یا پھر تیرے علاوہ کوئی ولی کردے گا ۔

اس لیے کہ لڑکی کو حق حاصل ہے کہ جب اس کا والد اسے شادی نہ کرنے دے (تووہ قاضی سے شکایت کردے) اوریہ اس کا شرعی حق ہے کاش ہم اس حدتک نہ پہنچیں ، لیکن اکثر لڑکیاں شرم وحیاء کی وجہ سے ایسا نہیں کرتیں ۔

والد کو نصیحت ہے کہ وہ اللہ تعالی کا تقوی اورخوف کرتے ہوئے بیٹی کوشادی سے نہ روکے اورخود بھی تنگ ہو اوردوسروں کو بھی تنگ کرے ، وہ اس معاملہ میں اپنے آپ سے موازنہ کرے : کہ اگر اسے شادی کرنے سے روک دیا جائے تواس کے دل وجان پر کیا گزرے گی ؟

جس بیٹی کووہ شادی کرنے سے روک رہا ہے روزقیامت وہ اس کے خلاف دعوی دائر کرے گی جس دن کے بارہ میں اللہ تعالی کا فرمان ہے :

جس دن مرد اپنے بھائی، اور اپنی والدہ، اور اپنے والد، اور اپنی بیوی، اور اپنے بیٹوں سے بھی دور بھاگے گا اور ہر ایک شخص کے لیے اس دن اسے ایسی فکر دامن گیر ہوگی جو اس کے لیے کافی ہوگی۔

اس لیے لڑکیوں کے ولیوں چاہے وہ والدین ہوں یا بھائی وغیرہ کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالی کا تقوی اور خوف کرتے ہوئے انہیں شادی کرنے سے نہ روکیں، ان کا حق ہے کہ جس کا دین اور اخلاق اچھا ہو اس سے شادی کردیں۔

ہاں یہ ہے کہ اگر لڑکی ایسا لڑکا اختیار کرے جو دینی اور اخلاقی طور پر بہتر نہیں تو پھر ولی کو یہ حق حاصل ہے کہ اس سے شادی نہ کرنے دے اور منع کردے، لیکن اگر لڑکی دینی اور اخلاق لحاظ سے اچھے شخص کو اختیار کرتی ہے اور پھر اس کا ولی صرف اپنے نفس کی خواہش پر عمل کرتے ہوئے اس سے شادی نہیں کرنے دیتا۔

اللہ کی قسم یہ حرام ہے اور پھر حرام ہی نہیں بلکہ خیانت اور گناہ بھی ہے، ایسا کرنے جو بھی فساد اور فتنہ پیدا ہوگا وہ اس کا ذمہ دار ہے اور اس کا گناہ بھی اس پر ہوگا۔ .

اسلام سوال وجواب

10196